اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اکیسواں اجلاس (دسویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 19/اکتوبر 2026ء بمطابق ۷ جمادی اوّل ۱۴۴۸ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	26
4	توجہ دلاؤ نوٹس۔	27
5	رخصت کی درخواستیں۔	30
6	آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔	30

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 19/اکتوبر 2026ء بمطابق ۷ جمادی اوّل ۱۴۴۸ھ۔

بوقت سہ پہر 3:25 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) عبدالخالق خان اچکزئی اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلاً ۙ شَاهِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلاً ﴿۱۵﴾ فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِیۡلاً ﴿۱۶﴾ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَاۨنِ ﴿۱۷﴾ قصلے السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ م بِهٖ ط کَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلاً ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡکِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیۡلاً ﴿۱۹﴾ ع

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المُزمّل آیات نمبر ۱۵ تا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسُول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسُول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسُول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو وبال کی پکڑ۔ پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہو گئے اُس دن سے جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اُس دن میں اُس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوْذُباللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: جی بتائیں please مائیک on کریں۔جی آپ بولیں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! گوادر میں میجر وجاہت شہید ہوئے ہیں اور نصیر آباد میں ہمارے دو پولیس کانسٹیبل شہید ہوئے ہیں اُن کے لیے فاتحہ کروائیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب! mic on کریں۔جی اب بولیں۔

ڈاکٹر اشوک کمار: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ! ایک بہت ہی sensitive issue کی طرف دلاؤں گا۔جناب اسپیکر! تین دن پہلے ہمارے سبی کے علاقے سے ہماری ایک ہندو بچی جس کی عمر 14 سال ہے اس کو وہاں سے زورز بردستی اغوا کر کے بخشا پور لے گئے ہیں جو کہ سندھ میں ہے۔اور سندھ کے ایک نام نہاد جو مذہبی اسکالر اپنے آپ کو کہتے ہیں میاں مٹھو کے دربار میں وہاں اُس کو مسلم کیا گیا ہے۔اور اُس کے ساتھ اُس کا نکاح کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہندو کمیونٹی کے ساتھ بہت بڑی نا انصافی ہے کیونکہ اس وقت بلوچستان جن حالات سے گزر رہا ہے۔ ہمارا ہمسایہ دشمن ملک آپ ہم سب کے سامنے ہے جو کہ ہمارے بلوچستان کو destabilize کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔تو اس وقت اس قسم کی حرکتیں۔کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ پورے پاکستان کے اندر بلوچستان کے اندر جتنی اقلیتی برادری کو تحفظ ہے اور ہم اپنے تہوار اور ہر چیز آزادی سے مناتے ہیں۔آج بھی ہمارا بہت بڑا تہوار ہے یہاں کے ہنگلاج ماتا مندر میں۔وہاں بھی پورے پاکستان سے لوگ آئے ہوئے ہیں وہ بھی ہماری حکومت کی ہماری law enforcement agency کی ہر معاملے کی تعریف کرتے ہیں کہ بلوچستان کے اندر اقلیت اتنی محفوظ ہے۔لیکن میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس موقع پر جس وقت بلوچستان جل رہا ہے اِس وقت اِس بچی کو جس طریقے سے اغوا کر کے وہاں لے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں اور آپ کو معلوم ہے اسی ہماری اسمبلی نے ایک بل پاس کیا تھا کہ اس عمر میں نہ شادی ہوسکتی ہے نہ اس عمر میں اُس کا مذہب تبدیل کیا جاسکتا ہے۔جناب اسپیکر! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کوئی بچی کوئی بندہ کسی مذہب سے مطمئن ہو کر اُس کا knowledge حاصل کر کے اس کا مذہب اپناتا ہے اس کا مذہب قبول کرتا ہے اسلام اپناتا ہے اسلامی مذہب قبول کر لیتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔لیکن 14 سال کی بچی جس کو اپنے مذہب کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔تو لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ آف سندھ سے رابطہ کر کے کیونکہ بخشا پور ہے۔ایک ہمارے ڈومکی صاحب ہیں تیمور ڈومکی میں اُن کا نام بھی

لے رہا ہوں تیمور ڈومکی اس بچے کی سرپرستی کر رہا ہے۔ سبی پولیس بخشا پور میں تین دن سے بیٹھی ہوئی ہے مہربانی کر کے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ سی ایم صاحب تو آج نہیں ہیں لیکن آپ اس پر action لے کر ہماری بچی کو recover کروائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: سر! یہ اغوا کار کون ہے ہندو ہے یا کوئی اور مذہب سے اُسکا تعلق ہے؟ جی سنجے صاحب!

جناب سنجے کمار (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ تین روز قبل سبی شہر میں ایک 14 سال کی نابالغ بچی کو ایک یاسر نامی لڑکا اغوا کر کے سندھ کی طرف لے گیا ہے۔ جناب اسپیکر! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اسی اسمبلی سے ہمارا ایک بل پاس ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: یاسر نام سے تو یہ مسلمان لگتا ہے۔ مسلمان ہے یہ کیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جی ہاں جناب اسپیکر صاحب! جی اسپیکر صاحب! ایک نوجوان لڑکا ہے یاسر نامی۔ وہ اُس بچی کو ورغلا کر وہاں سے لے گیا ہے اور اُسے برچونڈی شریف میاں مٹھو کی درگاہ پر رکھا گیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اُس بچی کی والدہ چار دن ہو گئے ابھی تک ہوش میں نہیں آئی ہے اُس کی دادی بیچاری بار بار ہمیں فون کر کے روتی ہوئی ہم سے یہی التجا کرتی ہے کہ میری بچی میری پوتی کو واپس کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم اِس اسمبلی میں بل بھی پاس کرتے ہیں لیکن کچھ ایسے قبائلی لوگ ہیں جو ان بلوں کی دھجیاں بھی اُڑاتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ صرف ہماری ایک بچی کا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں ہمارے حاجی علی مدد جتک صاحب نے جس طرح اسماء جتک کی آواز اُٹھائی ہے۔ آج اِس اسمبلی فلور پر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ودھیا نامی 14 سال کی اس بچی کو recover کرنے کے لیے آپ سخت نوٹس لیں۔ کیونکہ یہ صرف ایک بچی کا مسئلہ نہیں یہ بلوچستان کی تمام ہماری جو بچیاں ہیں جن کے ساتھ ناجائز ہوتا ہے آج یہ اُن کا مسئلہ ہے۔ ہم نے پوری کوشش کی ہے یہاں کے آئی جی صاحب سے بھی ہمارا رابطہ ہوا ہے اُن کی پوری کوشش رہی ہے ڈی آئی جی سبی اور ایس ایس پی سبی سے بھی اُنہوں نے ایس ایچ او صاحب کو سخت احکامات دیے ہیں کہ اُس بچی کو واپس recover کرنے کے بغیر نہیں آنا ہے۔ تو سندھ کے جو ہمارے قبائلی لوگ ہیں جو مذہبی رہنما ہے اُس کی پشت پناہی میں اس لڑکی کی recovery تھوڑی مشکل ہو رہی ہے۔ جس کے لیے ہم درخواست کریں گے کہ وزیر اعلیٰ سندھ سے آئی جی سندھ سے یہ کوشش کریں اُن کو درخواست کریں کہ اُس بچی کو recover کریں اور اس بچی کو اُن کے والدین کے حوالے کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you اچھا یہ بتائیں مجھے ذرا کہ court marriage ہوا ہے یا کسی قبائلی سردار نے نکاح کروایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: جی جو میں آپ کو بتاتا چلوں میرے پاس کچھ documents بھی ہیں جب لڑکی یہاں سے اغوا ہوئی ہے۔تو اُنہوں نے عدالت کا سہارا بھی لیا ہے بقول جب اُن کا ایک statement جاری ہوا۔تو وہ لڑکا یہی بیان دے رہا ہے کہ ہم نے عدالت کے through نکاح کیا ہے اُس کے بعد اُسی عدالت میں ہم نے لڑکی کا مذہب تبدیل کیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر اُس کا مذہب تبدیل ہوا ہے ہمیں اِس چیز سے اعتراض نہیں۔لیکن 14 سال کی بچی جو 9th کلاس کی student ہے میرے پاس اُس کے اسکول کا certificate بھی ہے اور اُس کی date of birth اور ب فارم بھی موجود ہے۔وہ 9th کلاس کی student ہے وہ اتنی mature نہیں ہے۔اُس کو اپنے مذہب کا بھی نہیں پتہ اگر وہ convert ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں اگر وہ mature ہوتی ہم اُس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔لیکن چھوٹی سی بچی اُس کو پوری دنیا کا بھی ابھی پتہ نہیں ہے اُس کو زبردستی یہاں سے لے جانا اُس کا نکاح کروانا اور اُس کے مذہب کو تبدیل کرنا۔میں سمجھتا ہوں اِس بچی کے ساتھ اُس کی فیملی کے ساتھ سراسر ناجائز ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ میں اِس لیے گزارش کر رہا ہوں کہ دیکھیں اگر court marriage ہوا ہے تو court کے اندر 18 سال سے کم بچی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: بالکل نہیں ہوسکتا۔

جناب اسپیکر: court نے یقیناً اِس چیز کو دیکھا ہوگا کہ وہ 18 سال کی ہے یا نہیں۔اگر court marriage ہوا ہے اور وہ 18 سال کی ہے پھر تو confirm ہے اگر court marriage نہیں ہوا ہے کسی لوکل سردار نے نکاح کروایا ہے تو پھر اِس پر action ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور: میں آپ سے گزارش کروں اُنہوں نے جو نکاح نامہ share کیا ہے وہ کسی عدالت کا نہیں ہے وہ کسی مدرسے کا ہے اور شاید وہاں کسی لوکل باشندے نے ہی اُن کا نکاح کروایا ہے۔

جناب اسپیکر: میں۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر! میں عرض کروں کہ ڈاکٹر صاحب اور سنجے کمار صاحب نے جو point اُٹھایا ہے بہت اہمیت کا حامل ہے۔بلوچستان کی سرزمین پر ہم سب برابر ہیں۔چاہے اسکی جو زبان ہو جس بھی مذہب کا ہو بلوچستان کی سرزمین پر اِس قسم کے واقعات کی پُرزور مذمت کرتے ہیں نیشنل پارٹی کی طرف سے۔اور جو دوستوں نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ custodian of the House آپ Government of the Sindh سے رجوع کریں۔تاکہ اِس مسئلہ کو صحیح معنوں میں سلجھایا جائے۔اب 14 سال کی بچی سے اگر آپ زبردستی شادی بھی کروا لیتے ہیں

اُسکا مذہب بھی چینج کرتے ہیں۔تو یہ ہمیں اسلام اجازت دیتا ہے نہ کوئی قانون۔thank you very much

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب سر! میری گزارش ہوگی۔ Minister Home صاحب، Minister Home your attention please میری گزارش ہوگی کہ آپ اِس کا نوٹس لیں۔اور اِس پر آپ اپنی تھوڑی سی کارروائی کریں۔جو بھی رپورٹ آپ کے پاس آتی ہے وہ قانونی بنتی ہے یا illegal بنتی ہے kindly پھر وہ رپورٹ اپنی اسمبلی میں پیش کریں۔تاکہ اُس پر اگر further action کی ضرورت ہوگی تو پھر ہم اِس پر کام کرتے ہیں۔جی

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ قبائلی امور): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔بالکل اسپیکر صاحب! آپ کا حکم ہو آج ہم departmental سندھ گورنمنٹ کے Home department کو بھیج دیتے ہیں کہ اس کیس کی details ہمیں بھیج دیں۔

جناب اسپیکر: that's thank you سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ سے تھوڑی سی گزارش کروں گا۔پتہ نہیں میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ سردار phobia سب کو ہو گیا مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے۔ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ جی یہ خود گئی ہے یا خود مذہب تبدیل کیا ہے یا کسی مقامی سردار نے۔دیکھیں please یہ ہر چیز کی گند سرداروں پر نہ کریں۔سردار کا اپنا ایک سسٹم ہے اُس کو ایک قبیلہ منتخب کرتا ہے جیسے آپ کو آپ کے علاقے نے ایم پی اے منتخب کیا آپ سے زیادہ پڑھے لکھے بھی ہوں گے مجھ سے زیادہ قابل بھی ہوں گے پڑھے لکھے بھی ہوں گے۔تو یہ لوگوں کا اعتماد ہوتا ہے یہ الگ چیز ہے تو kindly یہ آپ expunge کر دیں۔اب میں جس چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔چھ دن پہلے میرے علاقے سے باپ اور بیٹے کو اغوا کیا گیا۔اُس کے بعد پرسوں باپ کو تو چھوڑ دیا بیٹے کی تشدد شدہ لاش اُسی گاؤں میں رات کے اندھیرے میں قبرستان میں پھینک کر چلے گئے۔آپ یقین کریں کہ اُس کے ناخن کھینچے گئے تھے اُس کے دانت نکالے گئے تھے۔مطلب جتنی انتہا ہوتی ہے تشدد کی وہ کی گئی۔اور آخر میں پھر اُس کی لاش کو گولیاں مار کے پھر اُس کے اِس طرف بھی لگی ہوئی تھیں مطلب خواتین بیٹھی ہوئی ہیں یہ جگہ ہے اُس کی مطلب دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔آپ کے توسط سے یہ میرا پہلا کھیتران ہے جس کو ایک دہشت گرد تنظیموں نے اُٹھایا اور اُس کو شہید کیا گیا۔میں اُس وقت فاتحہ کروا رہا تھا تو میں بھول گیا اگر آپ مناسب سمجھیں تو اُس کے لیے۔لیکن آپ کے توسط سے میں آج اعلان کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ۔انشاء اللہ کرنا میرے رب نے۔میں نے پہلے بھی کہا تھا ایک کے دو، دو کے چار، چار کے سولہ۔اور انشاء اللہ میں اِس فلور پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہوں کہ انشاء اللہ رحمٰن کے بیٹے کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔انشاء اللہ، انشاء اللہ ایک دہشت گرد تنظیم جس نے ایک غریب اور ایک زمیندار کے بیٹے کو اُٹھایا ہے وہ چار گنا تو بھرے گا انشاء اللہ آگے پھر ہم دیکھیں گے۔تو میری گزارش

اِس میں یہ ہے کہ ایک تو فاتحہ کرادیں۔دوسرا آئی جی کو direct کریں کہ نامعلوم افراد کے خلاف ایک FIR کاٹ دیں آگے پھر اُس کو چلانا میرا کام ہے۔اُس کے لواحقین خوفزدہ ہیں۔

جناب اسپیکر: FIR چاک نہیں ہوئی ہے؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: FIR چاک نہیں ہوئی ہے پوسٹ مارٹم ہوا ہے اُس کی FIR چاک نہیں ہوئی ہے۔ تو kindly آئی جی کو direct کریں کہ وہ ایس پی بارکھان کو۔۔۔

جناب اسپیکر: آئی جی کیا۔ڈی آئی جی آپ کے وہاں کام نہیں کررہے ہیں کیا؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: ڈی آئی جی صاحب بھی اُدھر ہیں۔لیکن میں آپ کے توسط سے ابھی تک FIR نہیں کٹی ہے رات تک نہیں کٹی تھی۔تو ایک نامعلوم state اُس میں murder ہوتا ہی state versus some ہوتا ہے ناں۔اگر اُس کے لواحقین خوفزدہ ہیں لیکن وہ تو چپ ہیں پھر دیکھتے ہیں۔تو kindly آپ کے توسط سے میں یہ گزارش کروں گا کہ آج سب کو direct کریں کہ یہ FIR کاٹ دیں۔باقی نامعلوم پر ہم نامعلوم دہشت گرد جو بلوچستان کا امن خراب کرنا چاہتے ہیں جو میرا علاقہ ہے۔

جناب اسپیکر: یہ ڈی آئی جی کوہ سلیمان کی اُس میں آتا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: ڈی آئی جی رکنی کوہ سلیمان تو میں نہیں کہوں گا وہ پنجاب کا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ ڈویژن کے حوالے سے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: ڈویژن جو بھی نام دیں لیکن ہے رکنی میں بیٹھتا ہے تو kindly یہ کریں کہ FIR کاٹ دیں نامعلوم دہشت گردوں پر۔اور اِس میں جو ATA وغیرہ ہے وہ سیکشن لگا دیں باقی انشاءاللہ اب سلسلہ شروع ہوا ہے دیکھیں گے اللہ خیر کریگا thank you very much

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you سیکرٹری صاحب! آپ ڈی آئی جی صاحب سے رابطہ کریں۔جو کھتیران کے علاقے میں اغوا کاری ہوئی ہے۔اور اُس میں بیٹے کو قتل کیا ہے اور اس کے والد صاحب کو چھوڑا ہے اور اُس کی FIR ابھی تک چاک نہیں ہوئی ہے۔اُن سے معلومات کریں کہ FIR کیوں چاک نہیں ہوئی ہے اسکی وجوہات کیا ہیں سردار صاحب سے اسکی detail لے لیں پھر اُن سے بات کریں۔سر! one by one جی علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): شکریہ جناب اسپیکر! جس طرح ہمارے ڈاکٹر اشوک اور سنجے کمار صاحب نے جو بتایا کہ 14 سال کی ایک ہندو بچی کو اغوا کر کے زبردستی نکاح کروایا ہے۔میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اُس کی مذمت کرتا ہوں اور ہم انسانیت کے ساتھ ہیں جہاں بھی ظلم ہوگا ہم آپ کے ساتھ ہیں ایک چھوٹی سی بچی کو اُٹھا کر

زبردستی اسلام قبول کروانا اپنی مرضی سے کریں تو ٹھیک ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر! کیونکہ اللہ پاک نے یہ ہمارے کندھوں پر نشاندہی کے لیے ظالم کے خلاف جہاں جہاں ظلم ہوگا بلوچستان میں اور مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب سرفہرست انشاءاللہ تعالیٰ اِن ظالموں کا مقابلہ کریں گے۔ جناب اسپیکر! ایک FIR نمبر ہے 282024 یہ ہے ضلع جھل مگسی۔ ظاہر حسین وغیرہ یہ 24/09/2024 کو تین بندوں کو جاموٹ قوم سے اُن کا تعلق ہے۔ تین بندوں کو سرعام قتل کر کے آج یہ بندہ سننے میں آرہا ہے کہ یہ جھل مگسی میں کسی بااثر شخصیت کے پاس ہے اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈی آئی جی نصیرآباد کو بلا کر اسکی تحقیقات کریں۔ ابھی تین سال ہونے کو جارہا ہے۔ کیونکہ ہمارا۔۔۔

جناب اسپیکر: کتنا ٹائم ہوا ہے اس کا؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): اس کو 2024ء میں ابھی 2027ء کو تین سال ہوجائے گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): ہمارا مقصد یہ ہے جہاں بھی ظلم ہوتا ہے اور جو بھی ان کو پناہ دیتا ہے، آج کل قانون بھی ہے اگر میں کسی کو پناہ دیتا ہوں مجھ پر بھی ایف آئی آر ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ڈی آئی جی نصیرآباد کو بلا کر میں ایف آئی آر آپ کو شیئر کرتا ہوں اس کی تحقیقات کی جائے۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب سے اس کی detail لیں اور ڈی آئی جی نصیرآباد کو لکھیں کہ وہ اس کی proper رپورٹ کے ساتھ آکر ہمیں honourable members کو یہاں brief کریں کہ اس کی ایف آئی آر پر عمل درآمد کہاں تک ہوا ہے اور کیا ہوا ہے؟ اور ابھی تک اس پر کیا action ہوا ہے۔ اور اگر کچھ ایسے لوگ ہیں جو قاتل ہیں اور وہ کسی کی پناہ میں ہیں یا کسی کی protection میں ہیں تو وہ آکر ہمیں بتا دیں کہ ہم پھر اس پر کارروائی کر سکیں۔ جی اسفندیار کاکڑ صاحب۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب! کچھ دن پہلے ہمارے ضلع پشین میں میرے ایک عزیز میرے بھائی ملک محمد نعیم خان کاکڑ جو رات کو گھر جارہے تھے اچانک نامعلوم افراد نے اسے بے دردی سے شہید کیا ہے۔ اور ابھی تک اس کا case ویسے کا ویسا ہی پڑا ہوا ہے۔ میں kindly آپ کے توسط سے آئی جی صاحب اور کرائم برانچ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلد سے جلد اسکے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور جتنے بھی ملزمان ہیں جس نے بھی یہ کیا ہوا ہے اس کو بھی گرفتار کیا جائے۔ کیونکہ اس ٹائم حالات

یہ ہیں کہ ایک قبائلی area ہے۔ ہر دوسرے بندے پر انسان کا شک آ رہا ہے قبائلی رنجشیں زیادہ ہوگئی ہیں اس سے پہلے اس کا forensic کی جائے اس کی finishing کی جائے تا کہ یہ ملزمان پکڑے جائیں۔ دوسری بات سر! point of order پر میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں kindly آپ اور ہمارے قائد ایوان جناب سرفراز بگٹی صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ میں نوکریاں بیچنے نہیں دوں گا۔ میرا خود ذاتی اعتراض ہے sports کی نوکریوں پر۔ ہمارے districts میں باہر کے لوگ لگائے گئے ہیں ایسے لوگ لگائے گئے ہیں کہ ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کدھر سے آئے ہیں کس نے لگائے ہیں؟ ان کو orders بھی مل چکے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ کس کے کہنے پر لگے ہیں؟ بحیثیت ایک پارٹی بحیثیت ایم پی اے بحیثیت اس فورم کا حصہ کسی سے بھی نہ ہم سے پوچھا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ کون سے department کے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: یہ sports کے ہیں۔

جناب اسپیکر: sports کے ہیں اچھا؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: اور ہر وقت اس پر ہوتا ہے لیکن ہماری جو میڈم صاحبہ ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتیں وہ کہتی ہیں بھائی کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ پتہ نہیں اس ایوان میں کوئی ان کے ساتھ ملا ہوا ہے کہ باہر سے کدھر سے بھی آئے ہیں۔ لیکن ہم اس چیز کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ اس طرح بے ضابطگیاں ہم ہونے نہیں دیں گے۔ جناب اسپیکر! آپ اس پر سخت سے سخت ایک کمیٹی بنائیں ہماری اسمبلی کی کہ اس کی سخت سے سخت inquiry ہونی چاہیے جب تک ان orders کو روکا جائے جب تک اس میں شفافیت نہیں ہوتی۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: جی اسی contexts میں اصغر علی ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جی جناب اسپیکر صاحب! شکریہ آپ کا۔

جناب اسپیکر: one by one پہلے اصغر ترین صاحب! آپ۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! میں اسفندیار خان کو second کروں گا۔ sports کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی بالکل جائز بات کی ہے۔ ہم سیکرٹری صاحب سے بھی تین دفعہ ملے ہیں ہم نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے یہ class IV کی پوسٹیں ہیں ایک class IV above ہے جو آپ کا جتنا merit پر ہوگا۔ لیکن class IV کی سیٹوں پر اگر یہ حال ہے تو باقی سیٹوں کا کیا حال ہوگا؟ جو open ہوگا اُس کا کیا ہوگا؟ یقیناً sports department کی غفلت ہے، من مانیاں چل رہی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو تھوڑا سا اس کا background بتاؤں کہ یہ issue کیوں create ہوتا ہے؟ مجھے نہیں پتہ ہے کہ گورنمنٹ کیسے آرڈرز دیتی

ہے کیسے کرتی ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک committee ہوتی ہے اس میں جو۔۔۔

جناب اسپیکر: Please, honourable members, order in the House۔جی please۔

جناب اصغر علی ترین: مطلب اگر یہ بولیں گے تو ہم ان کو سنیں گے اگر ہم بولیں گے یہ پھر نہیں سنیں گے۔ یہ حالت ہے اس ہاؤس کی۔ سر! بات یہ ہے یہ جو committee تشکیل دی جاتی ہے کسی بھی class IV کی appointment کے لیے یہ بڑی خطرناک ہے یہ committee کے members چاہے وہ district سے ہوں چاہے وہ ان کے اپنے departments سے ہوں وہ اپنا کوٹہ مانگتے ہیں۔ جی میں تو ممبر ہوں میں sign نہیں کروں گا جب تک میرے دو بندے نہیں ڈالو گے۔ اور اُدھر سے DC صاحب ممبر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں میں تو sign نہیں کروں گا، بھئی میرے بندے کہاں ہیں؟ اُس کے بعد آتا ہے ڈیپارٹمنٹ میں وہاں یا DG یا additional secretary کا ممبر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں میرے بندے کہاں گئے بھئی میں تو sign نہیں کرتا۔ اُس کے بعد آتا ہے سیکرٹری صاحب کے پاس وہ کہتے ہیں جو نام ضروری تھے وہ تو اُس میں شامل نہیں ہیں وہ کدھر ہیں؟ اچھا یہ تو ہو گیا پھر آتا ہے S&GAD کے پاس وہاں کا جو ممبر ہوتا ہے وہ کہتا ہے بھئی میں نہیں کروں گا اِدھر رکھ دو میں کیوں کروں کہاں ہیں میرے بندے۔ اور وہ جو ایک نمائندہ ہوتا ہے جس کو سی ایم صاحب بھی کہتے ہیں جی class IV ایم پی اے کا حق ہے، class IV منسٹر کا حق ہے اُن کو دیں گے اُس کی جو 20 نوکریاں مجھ سے جو 2 نوکریاں بچ جاتی ہیں اُس میں بھی ایک دیتے ہیں اور بدنام MPA اور یہاں اسمبلی ہوتی ہے۔ یہ criteria رکھا ہے گورنمنٹ آف بلوچستان نے class IV اور باقی کے لیے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر یہ معاملہ حل کرنا ہے اِس floor پر آپ کے cabinet member نے کھڑے ہو کر بولا ہے کہ نوکریاں بکی ہیں، نوکریاں بِک رہی ہیں اور اُس نے اپنے cabinet کے member پر الزام لگایا ہے اور وہ ثابت بھی ہوا ہے اُس پر انکوائری بھی ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہر ڈیپارٹمنٹ اسی طرح ہے اگر کسی کو شک ہے تو میں proof لاتا ہوں کوئی یہاں کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ جی میرا دامن پاک صاف ہے۔

جناب اسپیکر: order in the House please۔عبدالمجید بادینی صاحب! پلیز order in the house۔جی

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! request یہ ہے گورنمنٹ سے کہ ہمیں ذلیل اور خوار نہ کرے۔ ابھی جناب اسپیکر! ایک بندے نے مجھے نام دیا ہے کہ جی مجھے آپ بھرتی کریں کسی کلاس فور میں، مَیں بڑا غریب ہوں اب sport کی for example نوکریاں ہیں اُس کا time frame ہونا چاہیے ایک مہینے میں آرڈر ہو گئے وہ آٹھ مہینے نو مہینے linger on ہوتے ہیں اچھا ہم sport میں جمع کراتے ہیں request کرتے ہیں اس کو PHE میں جمع

کراتے ہیں request کرتے ہیں سی اینڈ ڈبلیو میں جمع کراتے ہیں request کرتے ہیں اس کے تین چار جگہ ہم کاغذات جمع کراتے ہیں اور آخر میں یہ ہوتا ہے کہ وہ تین چار کی جگہ وہ تین جگہ appoint ہو جاتا ہے اور آخر میں یہ ہوتا ہے کہ وہ یہاں بھی بھرتی ہو گیا وہاں بھی بھرتی ہو گیا اب جو لوگ رہ جاتے ہیں جناب اسپیکر صاحب request یہ ہے گورنمنٹ سے کہ نہ ہمیں ذلیل کرے نہ اپنے آپ کو خوار کرے mechanism بنائے، DC کو رکھے کمیٹی میں سیکرٹری کو رکھے، ایک ایس اینڈ جی اے ڈی کی thats it کمیٹی مختصر کرے cabinet میں لے کر آئے اسمبلی میں لے کر آئے اِس کو دوبارہ revise کرے تاکہ ایک مختصر سی کمیٹی ہو مختصر سی power ہو 6، 8 بندے کمیٹی میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اور میں آپ کو حیرت کی بات بتاؤں جناب اسپیکر صاحب! وہ ممبران even وہ منسٹر کو منع کرتے ہیں بولتا ہے جاؤ میں sign نہیں کرتا ہوں ہمیں تو چھوڑ دیں ہم تو MPA ہیں گورنمنٹ کے ممبران کہتے ہیں کسی کو اعتراض ہے وہ کھڑے ہو کر بولیں میں جواب دوں گا وہ کہتے ہیں جاؤ میں sign نہیں کرتا ہوں اُس کے گھر جانا پڑتا ہے اس کی منتیں کرنی پڑتی ہیں پھر وہ جا کر sign کرتا ہے یہ حال ہے class IV کا باقی تو آپ چھوڑیں یہ class IV کا حال ہے یہ ہم دیکھتے آ رہے ہیں 10 دفعہ آپ جائیں گے چکر لگائیں گے آج ہو رہا ہے کل ہو رہا ہے پتہ نہیں چلتا order مل جاتے ہیں جیسے اسفندیار صاحب فرما رہے ہیں تو غیر لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور district میں جو officer بیٹھا ہے وہ بیچارہ پابند ہے کہتا ہے مجھے سیکرٹری صاحب کا فون آیا منسٹر صاحب کا فون آیا میں کیسے کر سکتا ہوں؟ میں تو وہ دیکھا بھی نہیں کہ کون کون appoint ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! تو اِس کے لیے گورنمنٹ ایک mechanism بنائے خدارا کوئی طریقہ کار بنائے ہمیں شفافیت پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ شفاف بھرتیاں کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ کی سفارش پر آپ کے بندے بھرتی ہوں گے آپ وزیر ہیں تو ہمارا بھی حق ہے ہمارے بندے class IV میں بھرتی ہونے چاہئیں یہ ہمارا right ہمارا حق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں یہ تو۔ اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں یہ ثبوت دینے کے لیے بھی تیار ہوں نام نہیں لوں گا کسی کا class IV پر دوسرے district سے لوگ میرے حلقے میں بھرتی ہوئے ہیں۔ میرے پاس ثبوت پڑے ہوئے ہیں میں نام نہیں لوں گا کسی کا بھی کسی کو اعتراض ہے تو بولیں۔ even then ہم خاموش ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے پاس گئے کہ بھئی خُدارا مت کریں ایسا یہ ڈویژن کی سطح پر ہے تو ڈویژن پر پشین کو نکال دو، برشور کو نکال دو، قلعہ عبداللہ چمن کو نکال دو، بس آپ کر لیں آپ کا ڈسٹرکٹ اُسمیں ہے بس سارے آپ لے جائیں۔ یہ ایک نیا تماشا ہے جی ڈویژن کی سطح پر۔ ڈویژن کا کیا مطلب ہے؟ ڈویژن کا مطلب یہ ہے کہ دو قلعہ عبداللہ کو دیں، دو چمن کو دیں، دو پشین کو دیں، دو برشور کو دیں، تین چار کوئٹہ کو دیں

نہیں ڈویژن ہے اب ڈویژن اُس صاحب کا جی آگے حلقہ آگیا اور وہ وزیر بیٹھا ہوا ہے اُس نے سارے اپنے حلقے کے کرنے ہیں۔ سارے اپنے بھرتی کر رہے ہیں بس ڈویژنل کوٹہ ہے یہ ایک نیا۔ جناب اسپیکر صاحب! کوئی mechnism بنائے اِس کے لیے اب ایک دن میں کھڑا ہوں گا بولوں گا ایک دن اسفند صاحب کھڑے ہوں گے ایک دن نور محمد دمڑ صاحب کھڑے ہوں گے ایک دن کوئی اور بھائی کھڑا ہوگا مناسب نہیں ہم colleague ہیں ہم یہاں دوست ہیں ایک دوسرے کا احترام اور عزت کرتے ہیں لیکن خُدارا اِن کو بھی چاہیے گورنمنٹ کو چاہیے کوئی پالیسی لائے cabinet میں رکھے اِس کو revise کرے یہ کمیٹیاں ختم کرے، کمیٹیاں بنائی ہیں شفافیت کے لیے وہ شفافیت کے بجائے بندر بانٹ کا شکار ہوگئی ہیں اب اگر کمیٹی بنانی ہے ایک سیکرٹری کو ڈالیں ایک DC کو ڈالیں دو بندے ڈالے ختم تاکہ وہ appoint ہو دو بندے responsible ہوں 6-6 بندے کی کمیٹی 8-8 بندے کی کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور وہ گھومتی رہتی ہے بس وہ اپنے کہتے ہیں میرے بندے نہیں ہونگے مَیں sign نہیں کروں گا۔ اِس پر نظر ثانی کریں۔

جناب اسپیکر: میری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ کمیٹی ڈسٹرکٹ تک محدود ہونی چاہیے departmental کا یا یہاں کسی کی اُس کے اندر مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں۔

جناب اسپیکر: anyway lets said government to be جی ظہور بلیدی صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سر! میں نے request یہ کی ہے۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں پلیز بات آگئی ہے بس ہوگئی ظہور بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: ہوگیا، ہوگیا اب ایک منٹ بیٹھیں۔۔۔(مداخلت) ایک منٹ بیٹھیں سر! یہ سارا برابر کا issue ہے آپ تشریف رکھیں سر! جی ظہور بلیدی صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: سر! تشریف رکھیں۔ پلیز ظہور بلیدی صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: سر! میں آپ سے یہ گزارش کرتا چلوں کہ ہمارے معزز ممبر نے بڑے سنگین الزامات لگائے ہیں حالانکہ اُن کے الزامات درست نہیں ہیں۔ حکومت نے جتنے بھی recruitments کیے ہیں سب سے زیادہ recruitments ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ہوئے ہیں۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کابینہ نے ایک پالیسی بنائی

ہے کہ جس کے marks میٹرک اور گریجویشن اور inter میں aggregate زیادہ ہوگا اُس بچے بچی کو appoint کریں گے۔ حالانکہ تربت میں کچھ کیچ میں malpractices ہوئے تھے اُس پر وزیر علیٰ صاحب نے کارروائی کر کے ڈپٹی کمشنر سمیت پوری سلیکشن کمیٹی سب کو معطل کر دیا اور دوبارہ شفافیت کو بحال کیا۔ اِس کے علاوہ کہیں کہیں اگر کوئی اِس طرح کی جو رپورٹ آئی ہے بروقت کاروائیاں بھی ہوئی ہیں۔ ہیلتھ میں contractual ڈاکٹرز appoint ہوئے ہیں paramedics appoint ہوئے ہیں وہاں بھی میرٹ ensure کیا گیا ہے۔ ہاں البتہ ایک دو ڈیپارٹمنٹس ایسے تھے جن کے حوالے سے رپورٹس آئی ہیں باقاعدہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک پوری کمیٹی بلائی جس میں گورنمنٹ کے benches کے لوگ تھے بیوروکریسی تھی اور جو جو لوگ اس malpractice میں involve تھے اُن کے خلاف کاروائیاں ہوئیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے دن اپنی پہلی تقریر میں یہ بات واضح کی کہ جی نوکریاں ہم بیچنے نہیں دیں گے اور میں نے یہاں تک CM سے کہا کہ ہمارے پاس intelligence رپورٹس بھی موجود ہیں اسپیشل برانچ کی رپورٹ ہے جن جن لوگوں نے نوکریاں بیچی ہیں اُن کے خلاف across the board کارروائی ہوگی کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بلوچستان کے اُس نوجوان کی حق تلفی کریں کہ جس کو ہم بغیر کسی غرض اور مقصد کے اُس کو نوکری نہ دے سکے۔ ابھی کابینہ ایک نئی پالیسی ترتیب دے رہی ہے منسٹر فنانس کی سربراہی میں کمیٹی بنی ہے جس میں class IV سے اُوپر کی جو vacancies ہیں اُن کو artificial intelligence کے ذریعے کریں گے اِس میں کوئی بھی human intervention نہیں ہوگی اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کیے ہیں اور بڑا اچھا اُس کا رزلٹ آیا ہے کسی نے اِس پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور حکومت کی پوری کوشش ہے کہ وہ بھرپور طریقے سے اپنی requirement ہے وہ میرٹ پر کریں۔ ہاں البتہ ہمارے دوست نے تمام ڈیپارٹمنٹس پر جو الزام لگایا ہے میں بھی ایک وزیر ہوں میرے پاس 6 ڈیپارٹمنٹس رہے ہیں ایجوکیشن، اِنفارمیشن، فنانس، P&D جہاں appointments ہوئے ہیں ایک بھی مجھے میری پچھلی وزارتیں اور ابھی کی یہ ثابت کر کے دیں کہ فلاں بندہ پیسوں پر لگا ہے میں اسمبلی floor پر resign کروں گا۔ تو اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے کوئی malpractice کی اور آپ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکیں تو۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! آپ اِن سے بیشک کہہ دیں کہ جس کے پاس کوئی ثبوت ہے malpractices کے تو وہ ثبوت لے آئیں جس طرح باقی وہ ہوا تھا اُس پر یہ۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات: جی بالکل۔ بالکل سی ایم صاحب نے یہ بات کھل کے اور واضح کہی ہے کہ جس کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے تو وہ لے آئیں اگر سیکرٹری، منسٹر یا سلیکشن کمیٹی involve ہوئی میں، سی ایم صاحب یہاں نہیں ہیں اُن کے behalf پر اِس فلور کو insure کراتا ہوں کہ اُن کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔

جناب اسپیکر: action ہوگا اُس کے بعد۔ٹھیک ہے بس سر! یہ میرے خیال میں it is ثبوت وہ۔۔۔(مداخلت) سر! ہو گیا ہے آپ نے بات کر لی ہے مجھے ایجنڈے پر آنا ہے بس thats it آپ نے بول لیا سر! point of order اُس کے بعد بیٹھ جائیں سر! آپ تشریف رکھیں۔پلیز تشریف one by one۔جی زرک خان صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: thank you جناب اسپیکر۔جناب اسپیکر! آپ ایسا کریں ہمیں پتہ ہے اگر سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں میرٹ ہوا ہے ٹھیک ہے ہم یہ نہیں بولتے کہ MPAs کو نوکری دی جائے میرٹ ہو اور اگر میرٹ ہوا ہے آپ ایک کمیٹی بنائیں ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں ہم ممبران سے اپوزیشن سے گورنمنٹ سے ہم وہ چیک کر لیں گے اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی کسی کی۔

جناب اسپیکر: سر! اگر میں غلط نہ ہوں تو مجھے یاد پڑتا ہے چیف منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ class IV کی جو نوکریاں ہیں کیونکہ اُس کے لیے میرٹ کوئی نہیں ہوتی وہ غریبوں کی چیز ہے اور وہ class IV کی نوکریاں concern MPA کی disposal پر ہونی چاہئیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: تو جناب اسپیکر! concern۔۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے۔۔۔(مداخلت)۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! آپ کی بات۔

جناب اسپیکر: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ ایم پی اے صاحبان اگر ایم پی اے صاحب اِس چیز کو ensure کرتا ہے کہ میں class IV کی نوکریاں میرے concern ڈسٹرکٹ میں میرٹ پر اِس کا ذمہ دار ہوں میرٹ پر لگیں گے سی ایم صاحب تو already کہہ چکے ہیں کہ وہ ذمہ داری لے لیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! دیکھیں اِدھر 65 ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں آپ میں بھی ایم پی اے ہوں اگر میرے ڈسٹرکٹ کی یا میرے حلقے کی اگر کسی اور کو ملی ہے class IV کی بات کر رہا ہوں جو آپ کہہ رہے ہیں جو سی ایم صاحب نے directions دیے تھے اگر کسی اور کو دی ہے اور وہ میرٹ پر نہیں ہے وہ کوئٹہ کا نہیں ہے ہم اُس کے بارے میں۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ کے پاس ہاؤس open ہے آپ لے آئیں نور محمد دُمڑ صاحب لے آئے تھے آپ بھی لے آئیں اِس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! میں آپ کو بول رہا ہوں ہم سے پوچھا ہی نہیں گیا۔

جناب اسپیکر: سر! اس پر action ہوگا آپ لے آئیں ہاؤس میں یہ ثبوت پیش کریں کہ سر! یہ یہ کچھ ہوا ہے۔

جناب زرک خان مندوخیل: نہیں نہیں دیکھیں سی ایم صاحب نے آپ کے سامنے بولا تھا کہ class IV کی نوکریاں جو ہوں گی وہ MPA concern کو دی جائیں گی وہ آگے دیں گے ایسا ہی تھا؟ آگے دیں گے جو ضرورت مند ہے جو آپ سمجھ لیں جو مطلب ابھی میں فلور پر بتانا نہیں چاہ رہا ہوں مگر ہم سے پوچھا ہی نہیں گیا۔ میں MPA ہوں میرے حلقے کا علی مدد صاحب! آپ سے پوچھا گیا ہے؟ اِس بارے میں آپ بولیں ناں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں بات clear ہے اب۔

جناب زرک خان مندوخیل: ہم کوئٹہ میں 9 ایم پی ایز ہیں۔

جناب اسپیکر: ok آپ تشریف رکھیں پلیز میری گزارش یہ ہے۔

جناب زرک خان مندوخیل: اسفندیار کاکڑ صاحب! آپ سے پوچھا ہے؟

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اسفندیار کاکڑ صاحب نے یہ issue اُٹھایا اصغر ترین نے اُسکو support کیا۔

جناب زرک خان مندوخیل: آپ ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب اسپیکر: آپ بھی بولیں۔ جی۔۔۔ (مداخلت)

جناب زرک خان مندوخیل: آپ ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب اسپیکر: one by one, one by one ۔تشریف رکھیں پلیز۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: آپ بات مکمل کریں۔

جناب زرک خان مندوخیل: آغا صاحب! ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: آغا صاحب! ایک منٹ۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمیں دی جائے نہ کسی MPA کو دی جائے مگر صرف اگر میرٹ پر ہوا ہے اِن کی ٹیم آجائے آپ ایک کمیٹی بنائیں وہ میرٹ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کتنا میرٹ ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! یہ کمیٹی اِس طرح نہیں بنے گی چونکہ یہ گورنمنٹ سے related چیزیں ہیں سی ایم صاحب کے ساتھ اِس پر مشورہ کریں گے اور اُن کو بتائیں گے یہ سارے آپ کے خدشات ہیں کہ یہ یہ honorable members اُنہوں نے floor of the house پر یہ commit کیا ہے کہ اِس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہمارے ڈسٹرکٹ میں یہ یہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں لہٰذا اِس پر action لیا جائے اور CM آپ کے سامنے ہاؤس میں اِس کو

clear کریگا یا پھر آپ کو ہاؤس open کریگا کہ آپ لے آئیں ثبوت ہم اُس کے خلاف action لیں گے۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! ڈیپارٹمنٹ تو ہمیں brief کرسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! done ہوگیا انشاءاللہ یہ ہوجائے گا۔

جناب زرک خان مندوخیل: thank you

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے تھے کیا ثبوت پیش کرنا ہے؟ ایک منٹ one by one۔ آپ کہہ رہے تھے کیا ثبوت پیش کرنا ہے؟ جی جی WhatsApp نہیں آپ بتائیں۔

سید ظفر علی آغا: میں بتا رہا ہوں ثبوت آپ کو WhatsApp بھی کرتا ہوں باقی دوستوں کو بھی کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! میری constituency وہاں DC کے ساتھ لکھا گیا ہے ایک stamp پر کہ جس family نے اُن کو زمین دی ہے sports کے لیے اُس کو class IV یہ عام سا ایک scenario ہے پورے district میں چل رہا ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر! تحصیل حُرمزئی میں جس نے زمین دی ہے میں خود sports minister کے پاس گیا ہوں اور اُس کو یہ ساری evidence دکھائیں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: زمین کس چیز کے لیے دی ہے؟

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! زمین sports کے لیے دی ہے

جناب اسپیکر: sports کیا؟

سیّد ظفر علی آغا: sports stadium کے لیے جو۔۔۔

جناب اسپیکر: sports stadium کے لیے۔ stadium بنائیں۔ ok,ok

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! futsal کے لیے دی ہے میں پورے evidence sports, free of cost دیئے ہیں جی بالکل۔ اُس کے پاس جب class IV کی نوکری آئی تو میں میڈم کے پاس گیا میں نے کہا میڈم ایک سرانان میں ایک حُرمزئی میں یہ دو پوسٹیں آئی ہیں۔ لہٰذا یہ اِن کا حق ہے جس نے یہ زمین دی ہے۔ جناب اسپیکر! ایک مہینہ ہوگیا میں اُس کو WhatsApp بھی کررہا ہوں یہاں floor of the house پر بھی میں ملا ہوں کہ میڈم میرے order دیئے جائیں وہ order مجھے شک ہے کہ وہ نکل چکے ہیں کسی اور کو دیئے ہیں اور وہ میں آپ کو WhatsApp کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ آپ۔۔۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! دوسرا ہم۔۔۔

جناب اسپیکر: دیکھیں آپ ایک ذمہ دار آدمی ہیں آپ شک کی بنیاد پر بات نہ کریں۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! شک نہیں ہے میں آپ کو WhatsApp کر رہا ہوں اِس کے معنی ہے ثبوت کے ساتھ۔۔۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سیّد ظفر علی آغا: ثبوت کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اچھا دوسری بات ہم گوادر گئے تھے مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اِن کو موقع دیں۔ظہور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے گوادر کے لوگ کھڑے ہوئے کہ fisheries کی جو class IV کی نوکریاں آئی ہیں وہ ہمارا حق ہے باقاعدہ گوادر کے عوام نے کہا مگر وہاں کے لوگ اُوتھل، مَل اور پتہ نہیں خضدار کے مطلب یعنی 20، 30 نہیں، 50 لوگ وہاں گوادر کے لگے ہوئے ہیں، گوادر والوں نے کہا کہ یہ لوگ تقریباً 700 کلومیٹر سے کیسے ہمارے پاس آئیں گے یہاں کام کریں گے؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سیّد ظفر علی آغا: ایم پی اے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سیّد ظفر علی آغا: آپ کو بتا دیں گے اور میں بتا رہا ہوں کہ اگر fisheries میں یہ حال ہے sports میں یہ حال ہے اور۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! ٹھیک ہے، پوائنٹ آ گیا، چھوڑیں آپ fisheries کو اور بات کریں۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ کے سامنے ہے تو پھر ثبوت اور کتنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے تشریف رکھیں please one by one Sir! آپ اشوک صاحب ایک منٹ تشریف رکھیں آپ اپنی باری پر بولیں آپ تشریف رکھیں please جی عبدالمجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! بہت شکریہ میں ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں جو جعفر آباد سے وابسطہ ہے۔جعفر آباد میں ہمارے پاس cattle farm کے مقام پر آج سے تیس، چالیس سال پہلے وہ سرکاری زمین cattle farm کے نام پر لائیوسٹاک اور زراعت ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی تھی سر! تقریباً یہ 23 سو ایکڑ کے قریب ہے بہت بڑی زمین ہے۔اس زمین

پر پچھلے دو سالوں سے بات چل رہی تھی کہ اِس کو green initiative پاکستان کے نام سے کچھ لوگوں کو دی جائے گی جو اِس کو نئے جدید زرعی آلات کے ذریعے اِس کی آبادکاری کریں گے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ green initiative وہ اُن علاقوں میں ہونا چاہیے تھا جہاں غیر آباد زمینیں پڑی ہوئی ہیں ہزاروں لاکھوں ایکڑ اُن پر آبادی کی جاتی مگر بدقسمتی سے جعفرآباد میں یہ زمینیں پچھلے 50 سالوں سے آباد ہیں اور یہاں سینکڑوں خاندان اِس زمین پر آباد ہیں۔ پہلے یہ practice ہوا کرتا تھا جو وہاں مختلف غریب قومیں آباد ہیں وہاں ابڑو، مستوئی برادری اور دوسرے اقوام ہیں جو غریب ہاری لوگ اُس زمین کو lease پر ہر سال اُٹھاتے تھے آباد کرتے تھے۔ اَب یہ زمین سندھ کے کسی ریٹائرفوجی کو دی گئی ہے ۔اور یہ زمین وہ خود آباد کر رہا ہے پھر اُس نے کیا کیا کہ جو بندہ ہمارا سابقہ صوبائی منسٹر ہے جو خود نیب cases میں سزایافتہ ہے جو 2026ء تک نااہل قرار دیا گیا ہے یہ زمین sublet پر اُس کو دی گئی ہے اور وہ ظالم وہاں غریب بچے اور بچیاں آپ کو نظر آرہی ہوں گی social media پر عورتیں قرآن پاک اُٹھا کے سینکڑوں کی تعداد میں مرد، عورت اور بچے وہاں کھڑے ہیں کہ اللہ کے واسطے ہماری زمین ہم 50 سالوں سے یہاں آباد ہیں کہ یہ زمینیں اگر ٹھیکے پر دینی ہیں lease اور ٹھیکے پر ہمیں دی جائیں ہم یہاں 50 سالوں سے آباد ہیں وہاں گھوٹ ہے، گاؤں ہے، گھر ہیں، اسکول ہے، ہسپتال ہے اُن زمینوں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم 50 سالوں سے یہ زمینیں آباد کر رہے ہیں ابھی آپ، اَب ہمیں اُٹھا کے در بدر کر رہے ہیں ایک اُس آدمی کے کہنے پر اُس آدمی کو sublet پر دیا گیا ہے جو نیب سے سزایافتہ ہے اِنہی زمینوں کی وجہ سے۔ آج بھی وہ وہاں لوگوں پر ظلم کر رہا ہے اور لوگوں کو زمینوں سے بے دخل کر رہا ہے میں حکومت پاکستان اور حکومت بلوچستان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ غریبوں پر زمین کیوں تنگ کی جارہی ہے؟ کیوں ظالم چور اور ڈاکوؤں کو support کیا جاتا ہے؟ اور اُن غریبوں کے مرد اور عورتوں پر وہاں FIR کی جارہی ہے؟ یہ کس قانون کے تحت ہو رہا ہے؟

جناب اسپیکر: یہ کب کی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سائیں! یہ ظلم آج بھی اُدھر ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں اس زمین کی allotment ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی۔

جناب اسپیکر: allotment ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: allotment نہیں سائیں! lease پر دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: lease پر دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی ہاں سر! lease پر ان لوگوں کا حق بنتا ہے جو وہاں پچھلے پچاس سالوں سے آباد ہیں۔

جناب اسپیکر: تو وہ unsettled land ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: ہاں جی unsettled land ہے۔

جناب اسپیکر: پھر تو unsettled land پر تو گورنمنٹ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سر! تو وہ اُن غریبوں کو دی جائے۔قانون بھی تو یہی بولتا ہے اسلام کا بھی ہے کہ جو لوگ وہاں آباد ہیں 50 سالوں سے اُن غریب غرباء اُن مزدور اُن ہاریوں کو کیوں نہیں دی جاتی ہے زمین جو پیسے ایک۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ willing ہے اِس کو لینے کے لیے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: جی۔

جناب اسپیکر: willing ہے لینے کے لیے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سائیں! بالکل وہ پہلے بھی کرتے آئے ہیں پچھلے چالیس پچاس سالوں سے وہ اِسی طرح ٹھیکے پر، lease پر اُٹھاتے پیسے جمع کرتے پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: ok ٹھیک ہے، ٹھیک ہے عبدالمجید بادینی صاحب! کمشنر نصیرآباد ڈویژن سے اِس کی report طلب کریں ذرا اور اُن کو بلائیں آئیں ذرا ہمیں brief کریں آپ عبدالمجید بادینی صاحب سے detail بھی لیں اور پھر جس وقت کمشنر صاحب نے آنا ہوگا مجید بادینی صاحب کو بلائیں اور اُن کے ساتھ بیٹھ کے تاکہ اِس issue کو address کرتے ہیں دیکھتے ہیں ذرا۔ Sir! thank you very much. Hold on hold on please hold on sir please ایک منٹ۔ مینا مجید صاحبہ! آپ کی غیر موجودگی میں ہمارے تین MPAs ہیں پشین ڈسٹرکٹ سے اور ایک کوئٹہ ڈسٹرکٹ کا زرک خان صاحب اِن دونوں نے sports department پر ایک serious قسم کی allegations لگائی ہیں کہ وہاں جو appointments ہوئی ہیں اُس میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں malpractices ہوئی ہیں اور جو concerned لوگ ہیں اُن کو نہیں دی گئی ہیں بلکہ اب outsider لوگوں کو وہاں accommodate کیا گیا ہے۔تو آپ مہربانی کرکے اِس پر آپ کیا کہیں گے؟

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان): آپ کا بہت شکریہ اسپیکر صاحب! میں تو نہیں تھی ہاؤس میں اچھا کیا کہ آپ نے میرے notice میں لایا میں آپ کو بتاؤں کہ الزام لگانا بہت آسان ہے جنہوں نے میری غیر موجودگی

میں الزام لگائے ہیں میں اُن سے یہ کہنا چاہوں گی کہ کیا وہ malpractices ہوئی ہیں؟ آیا اُن district میں اُن علاقوں کے local نہیں لگے ہیں؟ آیا اُن کے test interview نہیں ہوئے ہیں؟ آیا کس طرح merit کی پامالی ہوئی ہے؟ اور میرے ایک بھائی نے اِدھر مجھ سے کہا وہ کہہ رہے تھے کہ پوسٹیں بیچ دی گئی ہیں تو کیا ثبوت ہے اُن کے پاس؟ وہ اپنے ثبوت لے آئیں اور دوسرا جو طریقہ کار ہر ڈیپارٹمنٹ کا ہے وہی sports department کا ہے کچھ ہوتی ہیں divisional پوسٹیں کچھ ہوتی ہیں district پوسٹیں اگر اُن علاقے کے locals کو نہیں ملے ہیں تو میں اُن کی ذمہ دار ہوں۔ اگر اِن کی خواہش کے لوگوں کو نہیں ملے ہیں تو اُن کی ذمہ دار میں نہیں ہوں یہ merit پر ہوئی ہیں میں کسی کی خواہش پوری کرنے کے لیے یہاں نہیں آئی ہوں حکومت بلوچستان یہ پوسٹیں بلوچستان کے نوجوانوں کے لیے advertise کرتی ہے جس میں جو اِس post کا مستحق ہوتا ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ sports department کی پوسٹ کو میں merit کی پامالی کر کے کسی MPA کو خوش کروں یہ تو مجھ سے نہیں ہوسکتا اگر اُنہوں نے یہ الزام لگائے ہیں تو ثابت کریں کہ اُس district کے نہیں لگے ہیں وہاں کے local نہیں ہیں یا کس طرح سے malpractices ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر: میڈم صاحبہ! آپ کی طرف سے house open ہے کہ اگر جو بھی الزام ثبوت ہیں کسی کے پاس وہ لے آئیں آپ اُس کے لیے تیار ہیں؟

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: اس طرح اپنی۔۔۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ میری بات سن رہی ہیں؟ گزارش سنیں میں نے کہا آپ کی طرف سے house open ہے تمام members کے لیے جس کے پاس کوئی ثبوت ہے وہ لے آئیں۔

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: ضرور بات کر سکتے ہیں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! یہ بالکل میرٹ پر ہوا ہوگا میں نے کوئی الزام نہیں لگایا میں نے کہا جو merit ہوا ہے اُس پر ڈیپارٹمنٹ ہمیں brief کرے آپ کمیٹی بنائیں اُس پر ہمیں brief کرے۔

جناب اسپیکر: نہیں کمیٹی کس چیز کی کمیٹی تو آپ کو۔۔۔(مداخلت) نہیں نہیں آپ کو sports department کے سیکرٹری صاحب اور اُس کی ٹیم brief کر سکتی ہے اگر آپ چاہتے ہیں وہ ہم آپ کے ساتھ بٹھاتے ہیں اُن کو وہ آپ کو brief کرینگے اگر آپ کی کوئی grievances ہیں تو آپ بے شک اُس کو نوٹ کروائیں اور وہ floor of the house پر لے آئیں پھر اُس کو address کریں۔

جناب زرک خان مندوخیل: جناب اسپیکر! جی جی بالکل کیونکہ دیکھیں آپ نے خود بولا تھا کہ سی ایم صاحب نے بولا

class IV کی نوکریاں MPAs کے concern سے ہوں گی ایسی بات آپ نے کی تھی؟ تو جناب اسپیکر! ہم بھی MPA ہیں ہم سے تو کسی نے نہیں پوچھا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے میں نے کہا۔۔۔

مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان: خواہشمند ہیں اِس ڈیپارٹمنٹ کا میں آپ کو بتانا چاہوں یہ الزامات اِس لیے لگ رہے ہیں ثبوت لے آئیں میں جواب دہ ہوں اِس طرح کسی کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ الزامات لگائے۔

جناب اسپیکر: ہاں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ثبوت ہونے چاہئے جی تشریف رکھیں۔اسفندیار صاحب! آپ کے بعد میرے خیال میں آپ نے بات کرنی ہے مزید؟ جی جی please بتائیں mic on کریں۔ oK on ہے۔ ٹھیک ہے on ہے۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): یہ میڈم کی ذاتی پوسٹیں نہیں ہیں جو میڈم کہہ رہی ہیں، یہ بلوچستان کے عوام کی پوسٹیں ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب ! ہمارے بلوچستان کے عوام کی پوسٹیں ہیں۔ہم بلوچستان کے عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ غیر منتخب نمائندہ ہیں ہم منتخب نمائندے ہیں منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ان کو ہم سے پوچھنا چاہیے ہم ان سے نہیں پوچھیں گے۔ یہ ہمارے ہیں ہم آپ سے پوچھیں گے اور یہ بات merit کی کرتی ہیں۔ بالکل merit نہیں ہوئی ہے۔ میں ثابت کروں گا۔اس دن ہم بیٹھے تھے، چیف سیکرٹری اور سب بیٹھے تھے۔ جس دن سردار مسعود لونی والی مجلس تھی۔نور محمد دمڑ صاحب بھی بیٹھے تھے۔ میں نے میڈم سے بولا آپ نہیں کیے ہیں کہتی ہیں میں نے کچھ نہیں کیا۔ نہ آپ کے division میں ہوا ہے نہ اُدھر ہوا ہے۔آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ دوسرے دن مجھے orders ملے ہیں۔

جناب اسپیکر: اسفندیار صاحب!It's okay آپ تشریف رکھیں،pleasa۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: جس نے کیا ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے۔

جناب اسپیکر: اسفندیار صاحب! تشریف رکھیں please میں آپ کو ایک چیز clear کر دوں دیکھیں آپ کی گورنمنٹ ہے۔آپ کی پارٹی کی گورنمنٹ ہے، آپ کا چیف سیکرٹری ہے۔مسلم لیگ (ن) آپ کے ساتھ ہیں۔ in collaboration ہے۔ یہ آپ کی پارٹی کا decision ہے، چیف منسٹر کا decision ہے، جس نے جس کو جو بھی ڈیپارٹمنٹ دیا ہے، آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے کہ کسی کو کیوں دیا ہے یا کسی کو کیوں نہیں دیا۔اس کا مطلب ہے آپ۔۔۔(مداخلت) نہیں نہیں آپ اپنے Chief Minister پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے لیے مناسب نہیں ہے۔آپ دیکھ رہے ہیں اپنی پارٹی کے please آپ سنیں آپ اپنی پارٹی کی صفوں میں دیکھیں پھر آپ

اس پر بات کریں۔سر! یہ میں نے کہہ دیا ہے یہ دو تین آنریبل ممبر آپ تشریف رکھیں۔آپ لوگوں نے مختلف ڈیپارٹمنٹس کے حوالے سے بات کی۔میڈم! آپ تشریف رکھیں please، ایک منٹ تشریف رکھیں آپ نے بات کی۔میں نے آپ سے گزارش کی کہ میں آپ کی بات چیف منسٹر صاحب کے ساتھ discuss کروں گا،اور وہ خود آ کے floor of the house پر آپ کی جو تجاویز ہیں یا آپ کے جو خدشات ہیں ان کو address کروں گا آگے جو بھی آپ کو کارروائی کرنی ہوگی، کوئی ثبوت کے ساتھ آتا ہے ہمیں اس پر کوئی issue نہیں ہے۔ Chief Minister نے صاف کہا ہے کہ ہم نوکریاں نہیں بیچنے دیں گے۔اور اگر یہ کچھ ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کو house میں لائیں۔ہم اس کو تو پہلے address کریں گے بالکل۔جتک صاحب! تشریف رکھیں please۔نہیں نہیں سب تشریف رکھیں۔سب تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت) سب تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت) آپ تشریف رکھیں please۔سر! آپ تشریف رکھیں۔اب کوئی ضرورت نہیں بس بات ہوگئی ہے۔ one by one, one by one, one by one, please. Please, one by one. دیکھیں، آپ کس موضوع پر بول رہے ہیں۔جی علی مدد جتک صاحب! مائیک آن کریں، علی مدد جتک صاحب کا۔جی جتک صاحب! آپ بولیں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر! اسی طرح میں کہتا ہوں باقی departments کے بھی orders ہو چکے ہیں کیا ان لوگوں۔۔۔(مداخلت) کیا ہم ایک خاتون پر۔۔۔

جناب اسپیکر: دیکھیں میڈم نے clear کر دیا۔آنریبل ممبر صاحب! محترمہ نے clear کر دیا ہے کہ اگر کسی کو کسی بھی چیز پر اعتراض ہے وہ ثبوت لے آئیں میں حاضر ہوں۔جو بھی فیصلہ ہوگا وہ کہتی ہیں میں face کرنے کے لیے تیار ہوں۔آپ تشریف رکھیں ہو گیا۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! نہیں، میں کوئی اور بات کرنا چاہتا ہوں۔جناب! صرف میڈم کے۔۔۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔جی جی جتک صاحب! آپ بولیں۔میڈم! آپ تشریف رکھیں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جناب اسپیکر صاحب! صرف میڈم کے محکمے کے آرڈرز کی بات نہیں ہے کہ ہم سب اس کو پکڑیں کہ آپ نے کیا اسی کوئٹہ شہر کا۔باقی ڈسٹرکٹس کا نہیں بولتا ہوں۔مختلف محکموں کے کوئی مہینہ دو مہینے پہلے آرڈر ہوئے ہیں کیا آپ لوگوں نے ہم کوئٹہ کے ایم پی اے سے کسی سے پوچھا ہے؟ صرف ہم ایک خاتون کو پکڑیں۔باقی جتنے محکمے ہیں سب کو بلا لیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں، خاتون اپنا جواب دے سکتی ہیں خاتون اپنا جواب بھرپور طریقے سے دے رہی ہیں اور انہوں نے دے دی ہے۔بس ٹھیک ہے۔آپ تشریف رکھیں پلیز میڈم۔میڈم ڈپٹی اسپیکر صاحبہ۔جی

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): thank you اسپیکر صاحب۔ میں یہی بات کہنا چاہ رہی تھی جس طرح علی مدد صاحب نے کہا۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: لیکن صرف ایک ڈیپارٹمنٹ تو ہمارے پاس نہیں ہے سپورٹس یا فشریز کی بات ہوئی۔ بہت سارے ڈیپارٹمنٹس ہمارے پاس ہیں۔ ان کے بھی جس طرح سے میرٹ پر یہ بات کر رہے ہیں کمیٹی کی بات کر رہے ہیں۔ تو تمام ڈیپارٹمنٹس کے لیے ہونا چاہیے۔ اور وہی بات ہے اور میں یہ ضرور کہوں گی کہ غیر منتخب خواتین کے لیے الفاظ کہہ کر ان کے بھی اُسی طرح سے rights ہیں جو آپ male کے لیے ہیں۔ female ہماری reserve seat پر آئی ہیں۔ وہ بھی ووٹ اُسی طرح سے دیتی ہیں جس طرح سے ایک مرد دیتا ہے۔ اور ہمارا ووٹ بھی اُسی طرح سے کاؤنٹ ہوتے ہیں جس طرح سے ایک مرد کا ہوتا ہے۔ لہٰذا خواتین کو آپ لوگ کمزور نہ سمجھیں اور انہیں غیر منتخب یا غلط طریقے سے ان کا نام نہ لیا جائے۔ اور جتنے بھی اگر ایک ہماری خواتین اس کے پاس اگر سپورٹس کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اگر وہ آپ لوگوں کے لیے answerable ہیں تو تمام ڈیپارٹمنٹس کے جتنے بھی منسٹرز ہیں جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ سب آپ کے آگے answerable ہونے چاہئیں۔ ان کو بھی اُسی طریقے سے۔ وہ بھی آ کر اپنی چیزیں لائیں جس طرح سے ان سے مانگتے ہیں۔ thank you so much

جناب اسپیکر: محترمہ thank you very much محترمہ ہماری کیا جرأت ہے کہ آبادی کے اس سیکشن کو ہم کمزور سمجھیں۔ یہ ہماری جرأت ہوسکتی ہے؟ جی سردار صاحب سر! مختصراً ایجنڈے پر آنا ہے بس مختصر کر لیں آپ کی طرف آ رہا ہوں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: سر! میرے حلقے میں سپورٹس کے آرڈر ہوئے۔ میرٹ پر ہوئے میں thankfull ہوں اپنی منسٹر صاحبہ کا۔ کوئی ٹرانزیکشن نہیں ہوئی ہے کچھ نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: انہوں نے کلیئر کر دیا ہے کہ کسی کے پاس ثبوت ہے تو لے آئیں۔ مولانا ہدایت الرحمٰن سر! one by one, one by one، آپ بولیں گے یا یونس عزیز صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! میں بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ والے وہاں خود کابینہ میں بیٹھتے ہیں۔ یہ مسئلے اپنے وہیں حل کریں میں حیران ہوں کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر یہ باتیں وہیں پر حل ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم ایک گھنٹے سے اسی بات پر بحث کر رہے ہیں میڈم نے صاف کہہ دیا کہ جس کو شکایت ہے وہ اپنی شکایت لے کے آ جائیں۔ تو میرے خیال میں اس کے بعد کسی چیز پر بحث کرنا یا اس پر بات کرنا مجھے وہ نہیں ہے۔

کسی ایم پی اے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: کوئی کوٹہ نہیں ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: کسی ایم پی اے کا کوئی کوٹہ نہیں ہے۔ ہاں اس بات پر کہ اگر بالفرض پشین ڈسٹرکٹ ہے پشین ڈسٹرکٹ میں کسی اور ڈسٹرکٹ کا آ گیا۔

جناب اسپیکر: exactly بالکل اسی طرح ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: لیکن بات یہ ہے کہ میڈم نے کہہ دیا۔ اور ہم صبح سے اسی بات پر لگے ہوئے ہیں کہ جی یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ خاص کر میں اپنے گورنمنٹ کے دوستوں سے بھائی یہ مسئلے اپنے وہیں پر بیٹھ کر صبح سے شام تک آپ لوگ وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وزراء ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی کابینہ کا اجلاس ہوتا ہے یہ مسئلے اپنے وہیں پر حل کر دیں ان کو یہاں لا کر ٹائم بھی ہم لوگوں کا ضائع کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں کرنا چاہیے۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ایک بات پر آپکا بھی قربان ہو جاؤں۔

جناب اسپیکر: thank you میر صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: ایجنڈا چھوڑ کر ہم ایک غیر ضروری اس پر بحث کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جس نے بات کرنی ہے آپ صبح تک ٹائم دے دیں اس پر بات ہو جائے۔ جن جن کو شکایت ہے سیدھی سی بات ہے میڈم نے کہا جن کو شکایت ہے وہ مجھے دیدیں۔ اس کے بعد اس پر اگر کسی کی شکایت ہو تو وہ اس مسئلہ کو کابینہ میں اُٹھائیں۔

جناب اسپیکر: please order in the house, order in the house, please. میڈم! آپ کا بڑا اچھا response آیا ہے۔ میرے خیال میں مزید اس پر آپ کو ضرورت نہیں ہے کہ آپ کچھ کہیں۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میری ایک گزارش ہے یا تو آپ ایجنڈے پر چلیں پوائنٹ آف آرڈر یا تو بعد میں لے لیں یا Rules of business change کریں۔ کہ جی پہلے pont of order ہوں گے پھر اس کے بعد باقی پر چلیں گے۔ اب ایک گھنٹہ ہوا ہے ایک ہی issue پر ہم بول رہے ہیں۔ یا تو ایجنڈے پر آپ جائیں یا تو پھر open کر لیں جو بھی جس کو بولنا ہے وہ بولے۔

جناب اسپیکر: نہیں سر! اس طرح نہیں ہو گا open نہیں ہو سکتا کیونکہ دیکھیں میری کوشش ہوتی ہے دیکھیں شروع میں وہ ایک پوائنٹ اٹھا تھا وہ اپنی سبی والی جولڑ کی kidnap ہوئی تھی آپ بھی اس پر بولیں۔ تو وہ ایک پوائنٹ آف آرڈر

تھا اس پر بولنے کی کسی اور کو۔بس وہیں سے بحث چلی ہے میں نے آپ کو بھی موقع دیا باقیوں کو موقع دیا۔میڈم! آپ تشریف رکھیں۔ہم ایک پالیسی بنا رہے ہیں ڈاکٹر صاحب!ایک پالیسی بنا رہے ہیں آپ تمام حضرات متوجہ ہوں ہم ایک پالیسی بنا رہے ہیں کہ point of order next session سے ایجنڈے کے end میں ہوگا۔جو بھی بات کرنی ہو جس کو بھی کرنی ہو۔معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 12 اکتوبر 2026ء کی اسمبلی نشست میں میر یونس عزیز زہری صاحب قائد حزب اختلاف کی جانب سے وقفہ سوالات کے دوران سوال نمبر 523 میں scheme enterprise development program پی ایس ڈی پی کی بابت ایوان میں اٹھائے گئے معاملے پر چیئر کی جانب سے دی گئی رولنگ کی روشنی میں additional chief secretary محکمہ منصوبہ بندی وترقیات وسیکرٹری برائے محکمہ صنعت وحرفت کی جانب سے مشترکہ جواب ہوا ہے جو محرک کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔میری گزارش ہوگی آپ اس کو study کریں۔ایک دو دن لگائیں اس میں سے جو بھی آپ کے نقطے ہوتے ہیں تو جب بھی آپ کو موقع ملے پھر آپ اس پر دوبارہ اپنا point of order اُٹھا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں انکے سوال نمبر 204,206,207,257,258 پانچ question ہیں محکمہ صحت کے متعلق منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں order in the house ,order in the house honourable members please زابد علی ریکی صاحب کے question محکمہ صحت کے ہیں defer کیے جاتے ہیں next session تک۔جناب رحمت صالح بلوچ کے محکمہ صحت سے متعلق ہیں وہ بھی موجود نہیں ہیں اُن کے سوالات بھی defer کرتے ہیں لیکن اُس کے متعلق محکمہ صحت کی جانب سے ابھی تک جوابات بھی موصول نہیں ہوئے ہیں دوبارہ آپ talk to the department اور اُن سے یہ جوابات طلب کریں، رحمت صالح بلوچ صاحب کا again محکمہ صحت کے سوال نمبر 294 ،295، 296 ،297،298 ،تمام health departments سے متعلق ہیں defer کیے جاتے ہیں اور اُن سے دوبارہ جوابات طلب کیے جائیں۔محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ کا سوال 495 محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ! آپ اپنا سوال 495 دریافت فرمائیں۔ میڈم! concern minister نہیں ہیں ان کی چھٹی کی درخواست آئی ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اُن کو اگلے session تک defer کر دیتے ہیں آپ کے questions ٹھیک ہیں۔محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ کے سوال 495,502,503,599 محکمہ بہبود آبادی سے متعلق ہیں۔sorry بہبود آبادی کا منسٹر صاحب کون ہیں؟ پرنس آغا عمر احمد زئی صاحب ٹھیک ہے۔ان کے سوالات defer کیے جاتے ہیں۔سوالات ختم۔توجہ دلاؤ نوٹس۔مولانا ہدایت الرحمٰن

بلوچ صاحب! آپ اپنا۔۔جی جی

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ایک چیز کر لیں کہ جب سوالات ہوتے ہیں روز میری اسی پر بات ہوتی ہے کہ سوالات کرتے ہیں لیکن منسٹر ز موجود نہیں ہوتے ۔ ابھی میڈم کے سوالات ہیں ۔ منسٹر نہیں ہے ۔ آپ ensure کر دیں کہ اگلہ سیشن ہوگا 22 اکتوبر کو۔ وزیر صاحب کو موجود ہونا چاہیے۔ یہ سوالات کے دن نہیں آتے ہیں اگلے دن پھر آ کے بیٹھ جاتے ہیں۔ تو یہ ذرا آپ اس پر ہم نے کئی دفعہ بات کی ہے۔ اگر بالکل نہیں ہوتا ہے سوالوں کے جواب دینا نہ ہیلتھ کا ہے نہ بہبود آبادی کا ہے۔ اگر نہیں ہوتے ہیں اُس کے بعد پھر ہم اپوزیشن بیٹھ کر اپنا ایک لائحہ عمل طے کریں گے کہ جی سوالات جوابات کا سلسل ختم ہی کر دیں یا کیا کریں یا کچھ اس پر ہم وہ کر لیں گے ۔ کیونکہ پھر آپ گلہ کریں گے کہ جی آپ لوگوں نے ہم سے نہیں پوچھا۔ ہر دفعہ یہ ایک دن نہیں ہے جس دن سوالات ہوتے ہیں منسٹر صاحب غائب ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: leader of the opposition مَیں آپ کیساتھ بالکل اتفاق کرتا ہوں ۔ اور مَیں نے کئی مرتبہ فلور پر یہی چیز کہی ہے کہ گورنمنٹ ٹریژری بینچز کو یہ چیز ensure کرنا چاہیے کہ جس دن سوالات ہوتے ہیں concerned minister کو حاضر ہونا چاہیے ۔ اور اگر concerned minister نہیں ہوتا ہے تو someone from the treasury benches on behalf of the concerned minister جواب دینے کے لیے اس کو تیار ہونا چاہیے اور اس کو جواب دینا چاہیے once again میں پھر یہ دوبارہ treasury benches سے میری request ہوگی کہ آپ kindly اس کو ensure کریں کہ آپ کے منسٹر صاحبان حاضر ہوں۔

جناب قائد حزب اختلاف : گورنمنٹ کی آپس میں coordination نہیں ہے ۔ اگر گورنمنٹ والے coordination کر لیتے ہیں۔ گورنمنٹ کو چلانا اس طرح نہیں ہوتا۔ ٹوپی دے دی، ٹوپی کا سنبھالنا بھی کوئی کام ہوتا ہے۔ کسی کو دی ہے وہ اسکو سنبھالے۔ وزارت دے دی ہے محکمہ دے دیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: **توجہ دلاؤ نوٹس۔** مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ : بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ جناب اسپیکر! مجھے تو افسوس ہوا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آپ رولز پر چلیں ۔ اسمبلی کو آئین و قانون کے مطابق چلائیں مَیں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ مَیں اس لئے کھڑا ہو رہا تھا، مجھے پتہ ہے جب مَیں کھڑا ہو جاؤں گا تو rule پر اسمبلی آئیگی۔ مَیں بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ مَیں صرف اس لیے کھڑا

ہورہا تھا مجھے پتہ تھا کہ جب مَیں کھڑا ہو جاؤں گا تو ایجنڈے پر آ جائیں گے۔rule پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بالکل کسی کو نہ دیکھیں کسی شخصیت کو نہ دیکھیں۔اگر rule پر نہیں ہوگا تو کوئی تین دفعہ بات کر رہا ہے کوئی دو دفعہ بات کر رہا ہے تو مجھے ایک دفعہ بات کرنے کا حق نہیں ہے۔ابھی ایک گھنٹہ بحث ہوئی۔ڈیڑھ گھنٹہ، تین دفعہ ایک نے بات کی ہے دو دفعہ بات کی ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! اسمبلی کو ڈھائی سال ہو گئے۔آپ بھی بول رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! بات سنیں مَیں بولوں گا مجھے۔۔۔

جناب اسپیکر: ڈھائی سال ہو گئے۔آپ بھی بول رہے ہیں۔ایک دن آپ کو late موقع ملا تو کیا فرق پڑا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں نہیں بول رہا ہوں۔اگر کوئی تین دفعہ بول رہا ہے اور مجھے ایک دفعہ بولنے کا حق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا حق ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ قد، وزن، شکل اور مونچھیں دیکھ کر کے کوئی بات نہ کریں۔اگر میرا کوئی وزن نہیں ہے قد نہیں ہے تو میں بات نہیں کر سکتا ہوں۔تو اس لئے قانون کے مطابق مجھے پورا حق ہے۔مَیں آپ کیساتھ ہوں۔بالکل rule اور قانون کے مطابق چلیں۔اگر آپ قانون کے مطابق ایجنڈے پر نہیں چلیں گے اگر عبدالرحمٰن کھیتران صاحب تین دفعہ بات کریں اُنکا قد بھی بڑا ہے مونچھیں بھی بڑی ہیں۔تو اس لئے مجھے ایک دفعہ حق ہے۔تو میں ایک دفعہ اس لئے میں نے کہا۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جزاک اللہ بہت شکریہ۔مَیں ویسے بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا ویسے بھی اسپیکر صاحب! مَیں جب بار بار کھڑا ہو رہا تھا بات کرنے کیلئے۔مجھے پتہ تھا آپ ایجنڈا پر آئیں گے۔

جناب اسپیکر: آپ کو پتہ تھا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے پتہ تھا کہ جب مَیں کھڑا ہو جاؤنگا تو ایجنڈے پر آپ شروع ہونگے۔

جناب اسپیکر: نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔آپ ابھی ایجنڈے پر آ جائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی جی ابھی ظاہر ہے مَیں کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر: تو ایجنڈے پر آئیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔مَیں وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف

مبذول کرواتا ہوں کہ کوئٹہ اور تربت کے اضلاع میں سرکاری گرین بس سروس فراہم کی گئی ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ مذکورہ سہولت باقی ماندہ اضلاع میں کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب اسپیکر: ok thank you, concerned minister on behalf of۔جی سنجے۔

جناب سنجے کمار (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): جی بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج لیاقت لہڑی صاحب موجود نہیں ہیں تو اُن کی جانب سے مولانا صاحب کا جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے اُس کے متعلق مَیں جواب دینا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر: honourable members order in the house, order in the house. Zarak Khan Sahab order in the house please۔مَیں جب آپ سے تین بار کہتا ہوں آپ attention نہیں دیتے پھر مَیں نام لیتا ہوں تو آپ مہربانی کر کے سُنا کریں۔جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب! ٹرانسپورٹ کے متعلق جو ہمارے مولانا صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے تو مَیں اُس بارے میں بتاتا چلوں کہ اُن کے توجہ دلاؤ نوٹس میں PSDP No. 3816 یہ اسکیم ہے 2025-26ء کی۔تو اُس کے لیے۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ جواب پڑھیں اُس کو چھوڑیں۔آپ نے جواب کیا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: اسپیکر صاحب! ٹھیک ہے۔تو جواب ہی پڑھ رہا ہوں تو 500 million کی اسکیم ہے۔

جناب اسپیکر: وہ جو return جواب اُن کے سامنے table ہوا ہے اُس پر آپ آجائیں آپ کی جو موجودہ progress ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: اسپیکر صاحب! جواب پیش کر دیا ہے تو اُنھیں پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے تقریباً آپ کہہ رہے ہیں کہ مولوی صاحب آپ جواب سے مطمئن ہیں۔ debate نہیں ہوگی آپ ہیں یا نہیں ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: توجہ دلاؤ نوٹس میں بات نہیں کر سکتا مَیں قانون پر بات نہیں کر رہا ہوں مَیں قانون اور اسمبلی قواعد پر عمل کروں گا بات نہیں کروں گا۔

جناب اسپیکر: thank you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اور آئندہ دیکھوں گا کہ اِس پر عمل ہوتا ہے کہ نہیں۔

جناب اسپیکر: ok thats nice۔مولانا ہدایت الرحمٰن کا توجہ دلاؤ نوٹس desposed off کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب نور محمد دُمڑ صاحب، سردار فیصل خان جمالی صاحب اور میر لیاقت علی لہڑی صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: جو کہہ رہے ہیں کہ منظور نہیں ہونی چاہئیں وہ کھڑے ہو جائیں۔سر! تشریف رکھیں۔رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔

وزیر خزانہ آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ رپورٹ بر ''اکاؤنٹس آف لوکل گورنمنٹ اینڈ لوکل کونسلز بلوچستان" آڈٹ سال 26-2025ء ایوان میں پیش کریں۔

نوابزادہ زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹر محکمہ قانون و پارلیمانی امور): مَیں زرین مگسی وزیر خزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے موصول شدہ آڈٹ رپورٹ بر''اکاؤنٹس آف لوکل گورنمنٹ اینڈ لوکل کونسلز بلوچستان" آڈٹ سال 26-2025ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹ پیش ہوئی لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔اَب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات۔جی۔۔۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: شکریہ جی ایک important issue ہے اسپیکر صاحب! ہمارے تمام بارڈرز بند ہو گئے ہیں پہلے informal trade ہوتی تھی وہ پہلے بند کیے ہیں اَب جو formal trade تھی چمن پہلے بند ہو گیا تفتان اور رحمدان کو بھی completely بند کیا ہے اور آپ یقین کریں اسپیکر صاحب! اِس وقت ہزاروں کی تعداد میں وہاں bowser اور مختلف گاڑیاں رُکی ہوئی ہیں۔پہلے کچھ export, import ہوتی تھی چاول وہاں چلے جاتے تھے گیس آتی تھی اَب یہ تمام چیزیں بند ہیں اور ایک جانب سے ہمارے راستے بھی بند ہیں آپ یقین کریں کہ اگر کوئی غریب مندیا گوادر سے سیمنٹ لے کر آئے اُس کی گاڑی کو جلا دیتے ہیں ہمارے روڈوں سے روزانہ لوگوں کو اغوا کیا جاتا ہے۔دو دن پہلے نال میں mining factory ہے اُس پر حملہ ہوا پولیس کے 20 نوجوانوں کو اُٹھا کر لے گئے اغوا برائے تاوان عام ہو گیا ہے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو فیڈرل گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاہیے کہ اِن مشکل حالات سے جو ہم گزر رہے

ہیں اور ہمارے لوگ ایمانداری سے اسپیکر صاحب! بہت پریشان ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: کم از کم یہ جو جائز trade ہو رہی تھی یا informal trade ہو رہی تھی اِس کو تو کھول دیں اِس طرح سے مَیں سمجھتا ہوں کہ لوگ اُٹھیں گے اور ہم ایک دوسرے کو کھائیں گے کیونکہ یہاں ایسی صورتحال پیدا ہو رہی ہے کہ یہاں بھوک بڑھ رہی ہے۔ میری گزارش ہے آپ سے کہ سی ایم صاحب تو نہیں ہیں ظہور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں دوسرے وزراء صاحبان ہوم منسٹر یہ کم از کم فیڈرل گورنمنٹ سے رجوع کریں کہ آپ نے رحمدان اور تفتان میں جو بارڈر بند کیے ہیں اِن کو تو کھول دیں آپ کی مہربانی۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔ اَب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 22 اکتوبر 2026ء بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆